فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
ٹیلیگرام: الفضل
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم: جمعہ
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۱۷ ر رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ ۔ ۲۸ ر نبوت ۱۳۴۸ ہش ۔ ۲۸ ر نومبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۷۶

اخبار احمدیہ

■ ربوہ ۲۷ ۔ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور کی حرم محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمدللہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

■ ربوہ ۱۶ ر رمضان (۲۷ ر نومبر) ۔ یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں قرآنِ مجید کے درس کا جو خصوصی سلسلہ جاری ہے اُس کے تسلسل میں کل محترم میر محمود احمد صاحب ناصر نے سورہ رعد سے سورہ کہف تک اپنے حصہ کا درس مکمل کر لیا ۔ آج سے مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب سورہ مریم سے درس شروع کریں گے آپ کا درس ۱۸ ر رمضان تک جاری رہے گا اور آپ سورہ الفرقان کے آخر تک درس دیں گے ۔ درس روزانہ ½۱ بجے سے پونے چار بجے سہ پہر تک ہوتا ہے ۔ مقامی احباب کو چاہیئے کہ بکثرت شریک ہو کر قرآنی علوم اور انوار و برکات سے مستفیض ہوں ۔

■ خاکسار کی نانی محترمہ حیات بیگم صاحبہ ۲۳ ر نبوت ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۳ ر نومبر ۱۹۶۹ء بروز اتوار بوقت ایک بجے دوپہر بعمر تقریباً اسّی سال وفات پا گئیں ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مرحومہ بہت دعاگو خاتون تھیں ۔ ان کی وفات سے ہمارا خاندان ایک بزرگ ہستی کی دعاؤں سے محروم ہو گیا ہے ۔ احبابِ جماعت سے گزارش ہے کہ وہ رمضان شریف کے بابرکت ایام میں مرحومہ کی ترقی درجات کے لئے دردِ دل سے دعا کریں نیز دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ایسے نیک اور مبارک وجود ہمارے خاندان میں ہمیشہ پیدا کرتا رہے ۔ اللّٰھم آمین ۔
(خاکسار محمد جلال شمس شاہد ۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

معتکفین مسجد مبارک کیلئے ضروری ہدایت

معتکفین مسجد مبارک کے لئے ایک ضروری ہدایت یہ ہے کہ وہ ۲۰ ر رمضان المبارک کی نمازِ فجر کے بعد اعتکاف بیٹھیں ۔ بخاری شریف میں ہے "صَلَّی الْفَجْرَ وَ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکَفِہٖ" کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر ادا کی اور اپنے معتکف میں داخل ہو گئے ۔

نمازِ فجر کے بعد اعتکاف بیٹھنے کی صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنّت پر بھی عمل ہو جائے گا ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

اُس وقت تک دُعا کرتے رہو کہ دِل یقین سے بھر جائے

دُعا سے فیض اُٹھانے کے لئے استقلال ایک ضروری شرط ہے

"اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اُس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے ۔ اِس میں شک نہیں کہ اس مرحلہ کو طے کرنے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت سی مشکلات ہیں اور تکلیفیں ہیں مگر ان سب کا علاج صرف صبر سے ہوتا ہے ۔ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

گویند سنگ لعل شود در مقامِ صبر ٭ آرے شود و لیک بخونِ جگر شود

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اُٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے ۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے ۔ اُس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے، یقین کرے، پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے ۔ وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سُن لے گا اور اُسے جواب دے گا ۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں ۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے ۔ پس اس کو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اِس قانون کو اس کے لئے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جُرأت کرتا ہے ۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں ۔ مَیں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا اپنا ہی نقصان کرے گا ۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا ۔ ۔ ۔

ہر امر کے فیصلہ کے لئے معیار قرآن ہے ۔ دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام کے پیارے بیٹے یوسف علیہ السلام جب بھائیوں کی شرارت سے ان سے الگ ہو گئے تو آپ چالیس برس تک ان کے لئے دعائیں کرتے رہے ۔ اگر وہ جلد باز ہوتے تو کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوتا ۔ چالیس برس تک دعاؤں میں لگے رہے اور اللہ تعالےٰ کی قدرتوں پر ایمان رکھا ۔ آخر چالیس برس کے بعد وہ دعائیں کھینچ کر یوسف علیہ السلام کو لے ہی آئیں ۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۵ تا ۲۰۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ نبوت ۱۳۴۸ ہش

الٰہی صفات کی روشنی میں کارکردگی کا معاوضہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بیّنہ کے نہایت مختصر ٹکڑا " مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ " کی تشریح کرتے ہوئے جو معارف بیان فرمائے ہیں ان میں دراصل آپ نے قرآنِ کریم اور اللہ تعالیٰ کی مشیئت کے مطابق اقتصادی مسئلہ کا اسلامی حل اس خوبی اور فاضلانہ انداز میں فرمایا ہے کہ انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے اور اس کو علم ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم اگرچہ ایک مختصر سا صحیفہ ہے اللہ تعالیٰ نے کس طرح دریا نہیں دریاؤں کو کوزہ میں بند کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندہ اس کی رہنمائی میں کس طرح اس سمندروں کے سمندر سے گوہر ہائے نایاب برآمد کر سکتا ہے۔

چنانچہ خطبہ فرمودہ ۳۔ اخاء (۳۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ اور مطبوعہ الفضل ۱۹ نبوت (۱۹۔ نومبر ۱۹۶۹ء) میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الدّین کے گیارھویں معنی کہ جزا سزا کے فیصلوں میں منصوبہ بندی کرتے وقت بھی ہم کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننا چاہئیے؛ بیان فرمائے ہیں:۔

" الدّین کے گیارھویں معنے یہ ہیں کہ جو بھی تدبیر کی جاتی ہے یا جو بھی منصوبہ بنایا جاتا ہے اس کے ایک بڑے حصے کا تعلق جزا اور بدلے سے ہوتا ہے۔ پس ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب بھی منصوبہ بندی میں ایسے فیصلے کئے جائیں کہ جن کا تعلق جزا یا بدلہ دینے سے ہو تو اس میں بھی انسان کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیئے "۔ (الفضل ۱۹/۱۱/۶۹ ص۳)

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

" جب ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کے ان جلووں کو جنہیں قرآنِ کریم نے بیان فرمایا ہے۔ دیکھتے ہیں اور ان پر غور کرتے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جزاء یا بدلہ دینے کے جو جلوے ہیں وہ اصولی طور پر ان آیات میں بیان ہوئے ہیں جن کی میں اس وقت مختصراً تفسیر بیان کروں گا "۔ (ایضاً)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں پہلی آیہ جو بیان فرمائی ہے وہ آپ کے خطبہ کے مندرجہ ذیل اقتباس میں آتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

" اللہ تعالیٰ سورۂ عنکبوت میں فرماتا ہے:۔

وَلَنَجۡزِیَنَّھُمۡ اَحۡسَنَ الَّذِیۡ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ (آیت ۸)

کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے جزا اور بدلہ دینے کے سلسلہ میں اس طرح ظاہر ہوتے ہیں کہ انسان کے اعمال کی جو بہترین جزا ہو سکتی ہے وہ جزاء اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے یعنی انسانی اعمال کی جزاء یا بدلے کا تعلق ان جلووں کے ماتحت ہوتا ہے جس کا ذکر اس آیہ کریمہ میں کیا گیا ہے۔

پس ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب ہماری منصوبہ بندی بدلے دینے کے فیصلے کرے تو یہ فیصلے بہترین بدلے کے مظہر ہونے چاہئیں بہترین بدلہ محض مزدوری یا اُجرت کے اصول پر نہیں دیا جا سکتا۔ ایک تو اس لئے کہ یہ ایک اندھا اصول ہے۔ اس کی رُو سے مثلاً ایک اچھے کام کرنے والے (Unskilled) (غیر ماہر) مزدور کو بھی عام طور پر وہی تنخواہ دی جاتی ہے جو ایک درمیانے درجے کے مزدور کو ملتی ہے۔ ایک بڑے عقلمند اور بڑے ذہین اور بڑی توجہ سے کام کرنے والے کلرک یا کسی کارخانے کے افسر کو جس کی کارکردگی کے نتیجہ میں پیداوار میں معتدبہ اضافہ ہوتا ہے اور آمدنی میں بڑی ترقی ہوتی ہے۔ ایک مقررہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ اگر اس کی جگہ کوئی درمیانے درجہ کا افسر آ جائے تو اس کو بھی وہی تنخواہ ملے گی جو اس اچھے افسر کو دی جاتی رہی ہے۔ حالانکہ ان دونوں کی حسن کارکردگی میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا اظہار اس قسم کے اندھے ماحول سے پاک ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نُور ہی نُور ہے۔ اور وہ تو بصارت اور بصیرت کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اور اس کی تمام صفات کی طرح یہ جزاء اور بدلہ دینے کی صفت بھی ہر چیز کی ضرورت کے مطابق جلوہ گر ہوتی ہے "۔ (ایضاً)

(باقی)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۶۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا اٹھترواں سالانہ جلسہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ فتح ۱۳۴۸ ہش (مطابق ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

دار الافتاء ربوہ

رمضان کے روزے

بعض سوال اور اُن کے جواب

سوال۔ سورج کے غروب ہونے سے قبل اگر عید کا چاند نظر آجائے تو کیا اسی وقت روزہ کھول دینا چاہیئے یا وقت معینہ پر؟

جواب۔ اگر سورج غروب ہونے سے پہلے چاند نظر آجائے تو روزہ افطار نہیں کرنا چاہیئے۔ روزہ سورج کے غروب ہونے کے بعد ہی افطار کیا جائے۔ البتہ اگر کسی موقعہ پر شوال کی پہلی تاریخ کا چاند دوپہر سے پہلے نظر آجائے۔ گو حسابی لحاظ سے ایسا ہونا ممکن نہیں، تو پھر چاند دیکھنے کے بعد ہی روزہ توڑ دیا جائے۔ کیونکہ اس صورت میں چاند گزشتہ رات کا ہے۔ اور دن کے لحاظ سے یہ شوال کی پہلی تاریخ ہے۔ اور عید کا دن ہے۔

سوال۔ کیا سحری کھائے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب۔ سحری کھائے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں۔ ویسے ضرورت اور عذر کی صورت میں روزہ رکھنا جائز ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً (بخاری)

یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں (اوجز المسالک شرح موطا امام مالک جلد ۲ صفحہ ۱۵)

سوال۔ اگر وقت سحری روزہ کی نیّت نہ کی جائے۔ اور دس گیارہ بجے روزہ کی نیّت کی جائے۔ تو کیا ایسا روزہ جائز ہوگا؟

جواب۔ روزہ کی نیت طلوعِ فجر سے پہلے کی جائے۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً اسے علم نہیں ہوسکا۔ کہ آج سے رمضان شروع ہے یا سویا رہا صبح بیدار ہونے پر پتہ چلا کہ آج تو روزہ ہے یا کوئی اور کسی قسم کا عذر ہے تو وہ دوپہر سے پہلے پہلے اس دن کے روزہ کی نیت کرسکتا ہے بشرطیکہ اس نے طلوعِ فجر کے بعد سے کچھ نہ کھایا ہو۔ حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے

لَا صَوْمَ لِمَنْ لَمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ

یعنی روزہ صرف اسی شخص کا ہے جس نے فجر سے پہلے روزہ کی نیت کرلی ہو۔ اور اسی کے ساتھ ہی ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ فَیَقُوْلُ ھَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ صَائِمٌ (الحدیث مسلم)

کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ گھر تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کہ کھانے کی کوئی چیز ہے۔ اگر یہ جواب ملتا کہ نہیں تو آپ فرماتے اچھا آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فجر سے پہلے نیت کرنے میں کوئی عذر ہو۔ تو دن کے وقت بھی روزہ کی نیت کی جاسکتی ہے۔ گو حضور کے یہ روزے نفلی تھے۔

سوال۔ کیا روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا سرمہ لگانا جائز ہے۔ اسی طرح ٹنکچر یا چیچک کا ٹیکہ لگانے یا انجکشن کرانے کا کیا حکم ہے۔

جواب۔ ٹوتھ پیسٹ اور سرمہ کا استعمال غیر پسندیدہ ہے۔ البتہ سادہ برش کرنا کلی کرنا جائز ہے۔ اسی طرح بیرونی اعضاء پر ٹنکچر کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ چیچک کا ٹیکہ بھی لگوایا جاسکتا ہے لیکن انجکشن سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

سوال۔ کیا روزہ دار ٹیکہ کروا سکتا ہے۔ یا ہر قسم کا ٹیکہ کروانا منع ہے۔

جواب۔ جب اللہ تعالےٰ نے یہ رعایت دی ہے کہ اگر کوئی شخص بیمار ہے تو وہ رمضان کے بعد تندرست ہونے پر روزے رکھے۔ تو ایسی کونسی مجبوری ہے کہ رمضان میں بیمار ہونے کے باوجود روزے رکھے جائیں ٹیکہ لگوانے کی اس لئے ضرورت پیش آتی ہے کہ ایک شخص بیمار ہے یا ڈاکٹر کے نزدیک بیماری کی روک تھام کے لئے ٹیکہ لگوانا ضروری ہے۔ یا حکومت بیماری کے انسداد کے لئے ٹیکے لگوا رہی ہے۔ اور بعد میں موقعہ نہیں ملے گا۔ تو ان تمام صورتوں میں روزہ افطار کرنے کی اجازت ہے۔ پس روزہ کی حالت میں ٹیکہ لگوانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سوال۔ بحالت سفر روزہ رکھا جاسکتا ہے۔ یا نہیں۔ نیز کتنے میل تک کا سفر ہو جس میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے؟

جواب۔ سفر میں رمضان کا روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ البتہ رمضان کے احترام میں برسرِ عام کھانے پینے سے احتراز کرنا مستحسن ہے۔ سفر اور اس کی مسافت کی کوئی شرعی حد اور تعریف مقرر نہیں۔ اسے انسان کی اپنی تمیز اور فیصلہ پر رہنے دیا گیا ہے۔

ایسے سفر میں جس میں انسان صبح نکل کر شام کو گھر واپس آجاتا ہے وہ رمضان کا روزہ رکھ سکتا ہے۔ یہ امر مستحسن ہے ضروری نہیں۔ غرض سفر میں روزے کی تین صورتیں ہونگی۔

(۱) اگر سفر جاری ہو یعنی پیدل یا سواری پر اور چلتے چلا جا رہا ہو روزہ نہ رکھے کیونکہ افطار ضروری ہے۔

(۲) اگر سفر کے دوران کسی جگہ کچھ وقت ٹھہرنا ہے اور سہولت میسر ہے تو وہاں روزہ رکھ سکتا ہے دونوں باتوں کی اجازت ہے

(۳) اگر کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرتا ہے۔ تو وہاں سحری کا انتظام کرے۔ اور روزہ رکھے۔

سوال۔ اگر روزہ دار کو سفر کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے۔

جواب۔ رمضان کے دنوں میں فی الوسع سفر سے بچنا چاہیئے۔ اور ضرورت کے وقت ہی سفر پر جانا چاہیئے۔ لیکن اس کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہیں کیا جاسکتا۔ کہ کونسا سفر ضروری ہے ۔ اس کا فیصلہ خود سفر کرنے والے کی صوابدید پر ہے۔ اور وہی اللہ تعالےٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ کوئی دوسرا اس کے متعلق فیصلہ نہیں کرسکتا۔ باقی سفر کوئی سا ہو جب تک وہ جاری ہے اس میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

سوال۔ رمضان کے مہینے میں اگر کسی سرکاری ملازم کو فوری طور پر سفر کرنے کا حکم ظہر اور عصر کے درمیان یا دن کے کسی حصّہ میں ملتا ہے۔ تو کیا اسے روزہ توڑ دینا چاہیئے؟

جواب۔ اگر کوئی تکلیف یا خاص حرج نہ ہو۔ تو ایسی حالت میں روزہ پورا کرسکتا ہے۔

سوال۔ چھوٹے ہوئے روزے دوسرے رمضان کی آمد سے پہلے اگر پورے نہ کئے جاسکیں۔ تو کیا دوسرے رمضان کے بعد بھی پورے کئے جاسکتے ہیں؟

جواب۔ چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کا اصل وقت دوسرے رمضان کی آمد سے پہلے ہے۔ اور حقیقی ثواب اس کے مطابق عمل کرنے میں ہے۔ البتہ اگر کسی معذوری کی وجہ سے کوئی اس عرصہ میں روزوں کی قضا نہ کرسکے۔ تو دوسرے رمضان کے بعد بھی وہ ان روزوں کی قضا کرسکتا ہے۔

رمضان المبارک کا خاص پروگرام

برائے لجنات اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تمام احمدی خواتین اور ناصرات کو سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ تمام لجنات ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے پہلے جتنی خواتین اور جتنی بچیاں پوری سترہ آیات یاد کرلیں ان کے ناموں کی مکمل فہرست بھجوا دیں۔ ۲۹ رمضان المبارک کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اجتماعی دعا کیلئے فہرست ناصرات اور خواتین کی پیش کی جائے گی۔ اور عید کے بعد تمام لجنات کو ان کی اسناد بھجوا دی جائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

غزوہ بدر — تائید ربانی کا ایمان افروز منظر

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

۱۷ رمضان المبارک

آج ۱۷ رمضان المبارک ہے۔ تاریخ اسلام میں یہ دن جنگ بدر کا ہے۔ جسے "یوم الفرقان" کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس دن حق اور باطل کے درمیان فیصلہ ہوا۔ اور غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو فتح مبین حاصل ہوئی اور کفار کو شکست فاش۔ ہاں ایسی شکست اور ناکامی احسن نے کثرت پر غرور کرنے والوں کو ختم کر دیا اور اس دن قریش مکہ کا جاہ و جلال پیوند خاک ہو گیا۔ غزوۂ بدر میں تائید ربانی نے کمزور مسلمانوں کو طاقتور کفار پر عظیم اور فیصلہ کن کامیابی عطا فرمائی کفار تعداد میں ایک ہزار تھے۔ وہ مسلح تھے اور ان کے پاس سات سو عمدہ قسم کے اونٹ بھی موجود تھے۔ خوراک کا وافر ذخیرہ ان کے پاس تھا۔ مضبوط اور زہریلے تیر ان کے پاس تھے۔ دوسری طرف مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے اور ستر اونٹ تھے اور ۳۱۳ کی تعداد تھی۔ سامان خوراک بھی بہت کم تھا۔ قریش نے جنگ کے میدان میں پہلے پہنچکر اچھی جگہ کا انتخاب کر لیا۔ اور پختہ زمین پر خیمے نصب کر لئے اور مسلمانوں کے حصہ میں ریتلا علاقہ آیا۔ کفار مکہ جنگی تیاریوں میں مصروف تھے۔ اور ان کو یہ یقین تھا کہ آج اسلام کا والعیاذ باللہ خاتمہ کر دیا جا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ اس معرکہ میں عتبہ۔ شیبہ۔ ابوجہل عقبہ۔ حکیم بن حزام۔ نظر بن حارث۔ امیہ بن خلف۔ سہیل بن عمرو۔ نوفل بن خویلد زعماء قریش بھی جنگ میں لڑنے والوں کی حیثیت سے موجود ہیں۔ آپ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

هٰذِهٖ مَكَّةُ قَدْ اَلْقَتْ
اِلَيْكُمْ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا

یعنی لو مکہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر کے گوشے نکال کر رکھ دیئے ہیں

آنحضرت سر بسجود ہو گئے

دنیا میں یہ جنگ ایک نرالی اور انوکھی جنگ تھی جو کفر اور اسلام کے مابین لڑی گئی۔ اس میں کافر باپ نے مومن بیٹے پر اور مومن باپ نے کافر بیٹے پر تلوار اٹھائی۔ فریقین ایک دوسرے پر حملہ کرنے کی تیاریاں بڑے زور و شور سے کر رہے تھے۔ ایک طرف اقلیت مگر ایمان اور توحید کے جذبہ سے سرشار اور دوسری طرف اکثریت بتوں کے پجاری جو مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے نابود کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ کفار کا لشکر اشتعال انگیز نعرے اور جنگی اشعار کے ساتھ مسلمانوں کی صفوں کی طرف بڑھنے لگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک بلند مقام پر یہ سب منظر دیکھ رہے تھے آپ خدا تعالے کے حضور سربسجود ہو گئے آپ کی روح گداز تھی۔ رقت کا عالم تھا۔ آپ نے رقت آمیز دعا کرتے ہوئے خدا تعالے سے عرض کی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْشِدُكَ
عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ
اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ
مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ الْيَوْمَ
فَلَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ اَبَدًا

یعنی اے خدا میں تیرے عہد اور وعدہ کو یاد دلاتا ہوں اور اس کے ایفاء کا طالب ہوں۔ اگر اے خدا تو نے مومنوں کی اس مختصر جماعت کو ہلاک کر دیا تو تیری عبادت کرنے والے ختم ہو جائیں گے۔

حضرت ابوبکرؓ نے جب یہ انداز دیکھا اور آپ کی مبارک آنکھوں میں آنسو تھے تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ

حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ

یا رسول اللہ اب بس کیجئے آپ نے تو اپنے رب سے دعا کرنے میں حد کر دی۔

ایمان، توحید اور عبادت کا واسطہ دیا گیا اور حضور خدا تعالے کی رحمت اور فضل کے طالب ہوئے اور آپ اپنے خیمہ سے باہر تشریف لائے اور تحدی کرتے ہوئے اعلان فرمایا

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ
اس لشکر کو ابھی شکست ہو جائیگی

وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ
پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ
بلکہ یہ وقت ان کے لئے آخری انجام کا ہے۔

وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ
اور یہ وقت کفار مکہ کے لئے انتہائی مصیبت کا ہے۔ اور ان کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ اور یہ معرکہ ان کے لئے کڑوا ہے۔ یہ وہ خدائی بشارت تھی جو دراصل پہلے سے نازل شدہ تھی مگر آپ کی زبان مبارک پر اس وقت نئے سرے سے جاری ہو گئی۔

ان تحدی آمیز اور پیشگوئی پر مشتمل کلمات کے بعد آپ نے دائیں اور بائیں دیکھا۔ چہرۂ مبارک پر چمکتا ہوا نور اور روشنی تھی۔ زبان دعاؤں کا ورد کر رہی تھی۔ پھر آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے زمین پر سے ریت کی مٹھی اٹھائی اور کفار کے لشکر کی طرف پھینکتے ہوئے بڑے جوش سے فرمایا۔

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ
دشمنوں کے منہ بگڑ گئے اور مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

یکدم حملہ کر دو

اب فرزندان اسلام کے کانوں میں محبوب آقا کے ارشاد کی گونج تھی۔ انہوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کر کے ہلہ بول دیا۔ دوسری طرف آپ کا ریت کی مٹھی پھینکنا تھا کہ خطرناک قسم کا تیز رفتار صحرائی طوفان چلنا شروع ہو گیا۔ کفار کی آنکھوں منہ اور ناک میں ریت جانے لگی۔ ان کے لشکر میں بھاگڑ پڑ گئی۔ مسلمانوں کے کمزور تیر طوفان اور آندھی کے زور سے اور تیز اور طاقتور ہو گئے۔ کفار کے خیمے اکھڑ گئے۔ اس آندھی کے بعد نصرت خداوندی نے ایک اور تائید یہ فرمائی کہ بارش ہونے لگی۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کی طرف کی زمین جو ریتلی تھی وہ سخت ہو گئی اور کفار کی زمین نے کیچڑ کی صورت اختیار کر لی۔ اب تائید الٰہی کے آثار ظاہر تھے۔ ان تائیدات سماویہ سے صحابہ کرامؓ کے قلوب میں غیر معمولی جذبہ پیدا ہو گیا۔ جس نے ان کی طاقت میں بھی اضافہ کر دیا۔

کفار کو شکست فاش ہوئی اور ان کے بہت سے مشہور اور نامور سردار ابوجہل۔ عتبہ۔ شیبہ۔ امیہ بن خلف قتل ہو گئے۔ سرداران قریش کو مرتے اور کٹتے دیکھ کر کفار مکہ کے حوصلے پست ہو گئے۔ افراتفری کا عالم تھا لاشیں تڑپ رہی تھیں۔ خون کے دھارے ایک دوسرے پر پڑ رہے تھے۔ اقلیت اکثریت پر غالب آ گئی۔ اور خدا کی بات پوری ہوئی۔

یہی وہ معرکہ ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ
بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

مقام بدر پر یقیناً خدا تعالے نے تمہاری مدد کی جبکہ تم کمزور تھے۔

یہ غزوۂ بدر مسلمانوں اور بالخصوص عربوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ آج عربوں کی اکثریت کو اسرائیل کی اقلیت نے کیوں شکست دے دی۔ یقیناً اس کی وجہ یہی ہے کہ آج مسلمانوں میں وہ ایمان اور جذبہ موجود نہیں جو صحابہ کرامؓ میں موجود تھا۔ ان کی صفوں میں انتشار ہے اور ان کے اندر متناقض اور متضاد رجحانات پرورش پا رہے ہیں۔

درخواست دعا

خاکسار کے برادر اصغر عزیزم محمد اشرف صاحب ایم۔ ایس سی (واقف زندگی) تقریباً تین ماہ ربوہ میں قیام کرنے کے بعد دوبارہ مغربی افریقہ روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت افریقہ پہنچنے اور خدمت دین بجا لانے کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔ اور ان کے دونوں بچوں اور اہلیہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

محمد اسلم ایاز
انسپکٹر جائیداد صدر انجمن احمدیہ

○ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

واقفین وقف عارضی کے تاثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی میں حصہ لینے والے احباب جب مختلف جماعتوں میں اپنے خرچ پر جاکر اور خود کھانا وغیرہ تیار کرکے دوستوں کو بچوں اور جوانوں کو قرآن مجید پڑھاتے ہیں اور تربیتی پروگرام سرانجام دیتے ہیں اپنے اوقات دعاؤں اور ذکر الٰہی میں صرف کرتے ہیں تو انہیں ایک روحانی لطف حاصل ہوتا ہے۔ جملہ واقفین اپنی رپورٹیں حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بھجواتے ہیں۔ بعض احباب اپنی رپورٹوں کے ضمن میں اپنے تاثرات کا بھی اظہار کرتے ہیں جن میں سے بعض تازہ تاثرات احباب کی آگاہی اور تحریک کے لئے پیش خدمت ہیں۔ تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ اس تحریک میں خود حصہ بھی لیں اور حصہ لینے والوں کے لئے دعا بھی فرمائیں کم از کم عرصہ وقف دو ہفتے مقرر ہے

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

(۱)

مکرم محمد یوسف صاحب آف لوہیرانوالہ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں:-

"ہفتہ کے روز صبح دس بجے کے قریب مسجد کی چھت کے نیچے خاکسار بیٹھا تلاوت قرآن مجید کر رہا تھا۔ اچانک بندہ کا دل اچاٹ ہو گیا۔ افسردگی اور پریشانی ذہن پر چھا گئی بندہ نے قرآن مجید بند کر کے سٹینڈ پر رکھا اور باہر نکل کر صحن میں وضو کرنے کی جگہ پر جا بیٹھا اور اس حالت کے متعلق سوچ رہا تھا ابھی صرف دو یا ڈیڑھ منٹ ہی گزرا ہوگا کہ چھت کا مذکورہ حصہ دھڑام سے نیچے گر گیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ حضور پرنور کی دعاؤں کی برکت اور حضور کی جاری کردہ تحریک کی برکت سے خدا تعالےٰ نے محفوظ رکھا ورنہ اگر دو منٹ بھی دیر ہو جاتی تو خیر نہیں تھی اللہ میاں کے فضلوں کی کوئی انتہا نہیں کہ کس طرح اس نے خاکسار کو باہر نکالا اور بعد میں چھت گری"

(۲)

محترم جناب ڈاکٹر غلام احمد صاحب آف لاہور تحریر فرماتے ہیں:-

"پیارے آقا! میرے لئے خاص دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ مجھے دین کی خدمت بیش از بیش کرنے کی توفیق عطا فرماوے یہ تو حضور کا ہم پر احسانِ عظیم ہے کہ وقف عارضی جاری کرکے ہمیں گویا جنت کے شیریں میووں میں داخل ہونے کا موقع دے دیا ہے"

(۳)

مکرم عبد الحلیم صاحب ایم اے آف جہلم تحریر فرماتے ہیں:-

"جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے یہ ایک برکات و انوار کا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ اسی تحریک سے جماعت میں بیداری کی ایک رو پیدا ہو جاتی ہے اور اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ خواب غفلت میں سویا ہوا مسافر جاگ پڑتا ہے اور اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو جاتا ہے۔ باہمی محبت و اخوت کا ایک حسین اور دلکش منظر پیش کرتی ہے وقف سے واپس آنے کے بعد دل بے اختیار اس بستی کی طرف پرواز کرنا چاہتا ہے اور واپس آنے پر کئی دنوں تک دوستوں کی جدائی میں دل اداس اور بے چین رہتا ہے"۔

(۴)

مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب صدر جماعت ٹبکھی آنہ لکھتے ہیں:-

"چوہدری برکت علی صاحب نمبردار ڈیرہ چونیکے آنہ مشمولہ دان تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے الٰہی تحریک پر حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے اس مبارک فیصلہ پر قائم رہنے کی استقامت بخشے۔ آمین۔

(۵)

مکرم چوہدری محمد الطاف صاحب پشاور تحریر فرماتے ہیں:-

"حضور نے جماعت پر ایک احسانِ عظیم فرمایا ہے جو اس مبارک تحریک کو جاری فرمایا ہے۔ اس تحریک کے برکات بیان کرنے کے لئے خاکسار کے پاس الفاظ نہیں ہیں احباب تجربہ کرکے دیکھ سکتے ہیں۔ چند فوائد عرض کرتا ہوں۔ جماعتوں کو تربیت کے لئے مفت مربی مل جاتے ہیں۔ اگر اس کام کو چلانے کے لئے روپیہ خرچ کیا جاتا تو ہزاروں روپے خرچ ہو جاتے چونکہ اپنے خرچ پر دو ہفتے وقف عارضی کے دن گذارتے ہیں اس لئے اس کا اثر اپنوں اور غیروں پر اچھا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ خود وقف پر جانے والوں کو بھی خاص اصلاح ہو جاتی ہے کیونکہ ان کو خاص طور پر دعاؤں اور ذکر الٰہی۔ تلاوت قرآن کریم اور تہجد پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے اور چونکہ جماعتوں میں بڑے بڑے مخلص بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے اخلاص سے واقفین بھی متاثر ہو جاتے ہیں"

(۶)

مکرم جناب فضل الٰہی صاحب آف ٹوپی۔ مردان۔ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

"اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنی تربیت اور اصلاح کا خوب موقع ملا۔ کسی دن بھی نماز تہجد کا ناغہ نہیں ہوا۔ اور سب فرض نمازیں باجماعت ادا کیں قرآن شریف تفسیر صغیر سے سورہ کہف با ترجمہ پڑھا۔ تفسیر کبیر سے سورۃ فیل کی تفسیر پڑھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب توضیح مرام اور ملفوظات حصہ اوّل مطالعہ کئے"

(۷)

محترم محمد صدیق صاحب احمدی آف مسن باڈہ لکھتے ہیں:-

ہمارا اس مقامی جماعت پر کوئی بوجھ نہیں تھا ہمارا کھانا پینا اور بستر وغیرہ سب اپنا تھا حضور! یہ وقف عارضی کی تحریک بہت مبارک تحریک ہے۔ یہ جماعت کے لئے اور خاص اپنے نفس کے لئے بہت ہی بابرکت ہے۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس مبارک تحریک (وقف عارضی) کو بابرکت بنائے۔ اور ہماری جماعت کے ہر فرد کو یہ توفیق بخشے کہ اس مبارک تحریک میں حصہ لے آمین ثم آمین۔

(۸)

محترم شیخ محمد سلیم صاحب دنیاپور ضلع ملتان لکھتے ہیں:

"ماشاء اللہ یہاں کی جماعت مخلص ہے۔ مگر تربیت کی سخت ضرورت ہے یہاں پر کسی بھی دوست کے پاس قیام کی جگہ نہ تھی لہٰذا جب کہ دوست جمع ہوتے تو ان کو چندہ جمع کرکے ایک الگ کمرہ بنانے کی اور بطور مسجد وقف کرنے کی تحریک کی گئی۔ ایک دوست چوہدری محمد اسحاق صاحب نے جگہ وقف کر دی اور باقی دوستوں نے -/۸۰۰ روپے چندہ جمع کرکے ایک مشترکہ کمرہ بنانے کے لئے وعدہ کیا تاکہ تمام دوست اکٹھے ہو کر نمازیں پڑھ سکیں اور ساتھ ساتھ آتے ہوتے مہمان بھی ٹھہر سکیں۔ لہٰذا خدا کے فضل سے یہ بھی کامیابی ہو گئی۔ خاکسار ان تمام دوستوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان کے مالوں میں برکت دے"

(۹)

مکرم بشیر احمد صاحب چیمہ آف خانپور جنوبی ضلع ڈیرہ غازیخان لکھتے ہیں:-

"میرے پیارے آقا حضور انور نے وقف عارضی کی تحریک فرما کر ہم کمزوروں پر جو احسان فرمایا ہے۔ اس احسان عظیم کا شکر ادا کرنا محال ہے۔ وقف عارضی میں جاکر اصلاح نفس کا موقع اور اطمینان قلب اور دل کو ایک عجیب سکینت ہوتی ہے یہ خاص اللہ تعالےٰ کا فضل اور حضور اقدس کا احسان ہے جو جماعت کو رہتی دنیا تک یاد رہے گا"

(۱۰)

مکرم محمد عبد اللہ منظور صاحب حافظ آبادی تحریر کرتے ہیں:-

میں بغرض وقف عارضی حاضر ہو گیا ہوں بچوں کو جو پہلے ہی گھروں پر قرآن مجید ناظرہ پڑھتے ہیں سبق دینا ثابت کر دیا ہے اور ساتھ ہی کچھ ادویات بھی بندہ لایا تھا جو ضرورت پر یہاں کام آ رہی ہیں لوگ بھی بہت خوش ہیں اور خاکسار بھی بہت خوش ہے کیونکہ یہ دو ہفتے عبادت اور دعاؤں کے لئے اچھے میسر آئے ہیں۔ نہایت اچھی اچھی خوابیں دیکھ رہا ہوں اور اپنے میں ایک خاص تبدیلی دیکھ رہا ہوں"۔

(۱۱)

مکرم مبین الحق صاحب شمس آف راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں:

"وقف عارضی کے سلسلہ میں کم از کم اتنا فائدہ تو ضرور ہوتا ہے کہ اپنی اصلاح تو ضرور ہو جاتی ہے اور یہ بڑا فائدہ ہے یہاں پر مجھ کو ذکر اذکار، دعا اور تہجد پڑھنے کی توفیق بھی خدا تعالےٰ دیتا رہتا ہے"

(۱۲)

محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ آف نوشہرہ تحریر فرماتی ہیں:-

"حضور نے وقف عارضی کی تحریک شروع کر کے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے اس ہفتہ میں خاکسار جو کام کر سکی ہے وہ دوسرے تمام ہفتوں کے کام کی نسبت بہت زیادہ ہے کیونکہ دنیا سے لاتعلق ہو کر چند دن محض دین کی خدمت کرنے سے ہی ہم اپنی عظیم ذمہ داریوں سے صحیح طور پر روشناس ہو سکتے ہیں"

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو نمبر دیئے جا رہے۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال/ سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۷۵۴

میں سیٹھ چراغ دین ولد میاں احمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۸-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) دو عدد گودام مدخنہ وزیرآباد (۲) پانچ دکانات مدخنہ وزیرآباد کل مالیتی ۵ ہزار روپے (۳) ایک قطعہ سفید زمین ۳ مرلے مالیتی -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- سیٹھ چراغ دین ولد میاں احمد دین ڈسکہ روڈ نزد چونگی نمبر ۸ ناصر آباد وزیرآباد

گواہ شد:- غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- محمد اکبر علی سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ وزیرآباد

مسل نمبر ۱۹۷۵۷

میں میر اللہ بخش تسنیم ولد میر حیات بخش صاحب قوم میر پیشہ طبابت عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- مکان واقع تلونڈی راہوالی مالیتی اندازاً -/۱۰۰۰۰ روپے۔

۲- اراضی زرعی واقع تلونڈی راہوالی مالیتی اندازاً -/۲۰۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- میر اللہ بخش تسنیم ولد میر حیات بخش صاحب تلونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- محمد شریف ولد محمد عبداللہ صاحب باغپورہ گوجرانوالہ

گواہ شد:- سید کرم شاہ ولد فتح علی شاہ صاحب تلونڈی راہوالی۔

مسل نمبر ۱۹۷۵۸

میں ظہیر الدین منصور احمد ولد میاں عبدالرحیم احمد صاحب قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- ظہیر الدین احمد

گواہ شد:- مرزا خلیل احمد

گواہ عبدالرحیم احمد۔

درخواست ہائے دعا

۱- خاکسار کے والد محترم چوہدری فیروز دین صاحب انسپکٹر وصایا تحریک جدید گزشتہ دنوں بوجہ بخار علیل رہے ہیں تاحال کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت ان کی مکمل صحت کے لئے دعا فرماویں (سعید احمد ڈسپنسر جیمس آباد سندھ)

۲- میرا لڑکا لیاقت علی کیانی ملازم ایئرفورس کا سالانہ امتحان شروع ہے۔ احباب کرام نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (راجہ محمد نواز خاں کیانی جہلمی مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ)

۳- میری بہن ریحانہ کوثر باسمہ تقریباً آٹھ نو برس سے دماغی عارضہ کے باعث شدید بیمار رہتی ہے اور وقفہ وقفہ کے بعد دورے پڑتے ہیں اور آجکل دورے کثرت سے پڑ رہے ہیں۔ احباب جماعت کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار فوزیہ بٹ بنت عبدالحکیم بٹ)

۴- اس سال خصوصاً سردی کے آغاز سے میری بیماری (فالج) کے عوارض میں بہت شدت پیدا ہو گئی ہے۔ چلنے پھرنے میں کافی دقت محسوس ہوتی ہے اور اکڑاؤ کی کیفیت میں بھی زیادتی ہو گئی ہے۔ ان مبارک ایام میں احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ طور پر صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان پنشنر ربوہ)

۵- محترم بشیر احمد صاحب صراف سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ ڈسکہ آج کل بعض مشکلات کی وجہ سے پریشان ہیں قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم موصوف کی تمام پریشانیوں کو دور فرما کر اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین

حکومت مغربی پاکستان

ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز کامرس (اسپلائی ونگ) کوئنچ ہاؤس ملتان روڈ لاہور

ٹنڈر نوٹس

جیسا کہ ہر ٹنڈر کے سامنے درج ہے مندرجہ ذیل سٹورز کی فراہمی کے لئے سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈر ہر ٹنڈر کے سامنے درج شدہ مقررہ تاریخ پر زیادہ سے زیادہ دن کے دس بجے تک دفتر ہذا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز ان ٹنڈر دہندگان کے روبرو جو اس وقت موجود رہنا پسند کریں گے۔ ٹھیک دن کے ۱۱ بجے کھولے جائیں گے۔

ٹنڈر کا مجوزہ فارم پر پیش کئے جائیں جو کیشئر ڈائرکٹوریٹ آف انڈسٹریز اینڈ کامرس۔ مغربی پاکستان لاہور یا اسکے علاقائی دفاتر کراچی اور پشاور سے مندرجہ ذیل قیمت ٹنڈر (ناقابل واپسی) نقد ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

ٹنڈر کی قیمت کے عوض پوسٹل اسٹامپس اور پوسٹل آرڈرز قبول نہیں کئے جائیں گے۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر	اسٹورز کی مختصرات	مقدار	تاریخ مقررہ	قیمت	زر ضمانت
۱	K/90668	سفید پرنٹنگ پیپر۔ وڈفری	۴۳۲ ٹن	5 12/69	-/۲۵ روپے	-
۲	L/19908-971	مسور ثابت	۲۱۸۵ ٹن	15 12/69	-/۵ روپے	-
۳	MSD-II/21356	الیکٹرک اینڈ الیکٹرو میڈیکل اکوپمنٹ	—	20 12/69	-/۱۰ روپے	-/۰۰۰ ۴ روپے

دستخط: ایس شجاعت علی شاہ

اسسٹنٹ ڈائریکٹر (پرچیز)

برائے ڈائریکٹر آف انڈسٹریز اینڈ کامرس (سپلائی ونگ) مغربی پاکستان لاہور

INF(L) 3078

دیانت کے تقاضے

قرآنِ حکیم زندگی کے ہر پہلو کے متعلق احکام دیتا ہے۔ ایک انسان کو اپنی زندگی میں جتنے مرحلے درپیش ہوتے ہیں انہیں سلجھانے کے لئے اور زندگی کو کامیاب طریقے پر گزارنے کے لئے تمام ضروری اصول قرآنِ حکیم میں موجود ہیں منجملہ ان کے ایک زریں اصول دیانت داری کا ہے۔

دیانت داری کا مفہوم روزی کمانے اور روپیہ خرچ کرنے کے صحیح طریقوں پر پوری طرح حاوی ہے یہی نہیں بلکہ دیانت داری مال کے علاوہ خیال اور عمل کے تعلق سے بھی ہوتی ہے۔ جو راز آپ سے محفوظ رکھنے کو کہا جائے یا آپ کے زیرِ نگرانی ہوں ان کی حفاظت اور خیر خواہی بھی دین کا ایک پہلو ہے وعدہ کی پابندی بھی اپنا خاص مقام رکھتی ہے۔

سورۃ بقرہ کا ۳۹ واں رکوع پورے کا پورا قرض کے متعلق دستاویز لکھنے کے سلسلے میں ہے جس میں نقد خرید و فروخت، گواہوں کی تعداد، بیانات کی دفعات کی تفصیلات بھی بتلا دی گئی ہیں یہ بھی حکم ہے کہ لکھنے میں پہلوتہی نہ کی جائے امانت اور رہن کے متعلق بھی ضروری ہدایتیں ہیں۔ یہ سب ہدایتیں دراصل اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے ہیں کہ ہر شخص کو اس کا کمایا ہوا مال ملتا رہے وہ اس سے فائدہ اٹھائے اور دوسرا اس کو غصب نہ کرنے پائے چاہے یہ غصب جبراً ہو جیسے ڈاکہ چوری یا دھوکہ بازی اور فریب سے ہو۔ چنانچہ اس سلسلے میں سورہ نساء میں صاف حکم ہے کہ جس مال میں تمہارا حق نہیں وہ جائز نہیں۔ ہاں تجارت میں باہمی رضامندی سے معاملہ ہوتا ہے۔ اور اس میں سب ہی جانتے ہیں کہ نفع رکھا جاتا ہے ہاں جہاں یہ نفع بڑھ کر دوسرے کے حق کو مارنے کے مترادف ہو جائے اس کی ممانعت ہے چنانچہ احکام قرآنی کی رو سے مال روک کر قیمت بڑھانے اور ذخیرہ اندوزی کا بھی ناجائز ہونا ظاہر ہے۔

سورہ بقرہ میں ارشاد ہے کہ "آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق مت کھاؤ اور حکام کے پاس اس غرض سے رجوع مت کرو کہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ بطریق گناہ کھا جاؤ۔" اس حکم کو ان دو احکام سے ملا لیجئے "اور جب تم لوگوں کے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو" اور یہ کہ "اے ایمان والو! انصاف سے گواہی اللہ کی خوشنودی کے لئے دینے کو تیار رہو۔ تم کو کسی قوم کی مخالفت اس پر مجبور نہ کرے کہ نا انصافی کرنے لگو۔ (ہر حال میں) انصاف کرو یہی پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے۔"

ان آیات قرآنی سے ظاہر ہوا کہ انصاف اور شہادت میں دیانت ہی دراصل معیاری اور پسندیدہ ہے اور اللہ کے نزدیک مقبول ہے۔ انصاف کرنے والے اور گواہی دینے والے کو کسی قسم کے لالچ، مخالفت کی خواہش یا سفارش سے کسی امر سے متاثر ہونا دیانت کے خلاف اور عذاب الٰہی کا موجب ہے ان بنیادی اصولوں کے تحت نہ صرف حاکم عادل کو بلکہ ہر اس شخص کو جو عدالتی کارروائیوں سے وابستہ ہے عمل کرنا چاہیئے۔ اس کی مثالیں اسلامی معاشرے کے قرونِ اولیٰ میں بہت ملتی ہیں۔ دیانت داری کا ایک اور مظاہرہ تجارت اور ناپ تول میں بھی ہوتا ہے اور یہ بھی کسی منتظم معاشرے کے اچھے اور برے ہونے کی پہچان ہے۔ اس امر کے متعلق بھی قرآنِ حکیم میں صاف اور صریح احکام ہیں سورہ رحمٰن کی آیات ملاحظہ ہوں "تم ترازو سے تول لینے میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم نہ کرو۔" پھر سورہ ہود میں حضرت شعیبؑ کی امت کا حال بیان کیا گیا ہے جو ناپ تول میں کمی کرتے تھے۔ اور جب حضرت شعیبؑ نے انہیں سمجھایا اور اللہ کا حکم سنایا کہ "اے میری قوم پیمانہ اور ترازو انصاف کے ساتھ پورے پورے رکھو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو" تو ان کی قوم نے انھیں طعنے دیئے کہ کیا ہم اپنے ہی مال میں تصرف کرنے کے مجاز نہیں۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے مگر نتیجہ کیا ہوا کہ ایک ہیبت ناک عذاب نے ان کے گھر تہس نہس کر دیئے۔

ہم میں جو تجارت پیشہ ہیں اور جن کی خدمات کی بنیاد پر ملک اور قوم کی معیشت قائم ہے ان آیات کی روشنی میں اپنے عمل کا جائزہ لیں اور دیکھیں وہ سٹہ بازی اور کم آمدنی والوں کو ہی نہیں پورے نظام معاشرت کو کس طرح متاثر کر رہے ہیں۔ ان کی دیانت میں ملک اور قوم کی خوشی کا راز پوشیدہ ہے اور محض شخصی مفاد کے پیشِ نظر صریح احکام قرآنی کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ ناپ تول کے کم کرنے کے سلسلے میں گراں فروشی ملاوٹ اور معیشت بگاڑنے کی ترکیبیں آ جاتی ہیں۔ قرآن حکیم نے اصول دیانت منضبط فرما کر ہمارے لئے راہ عمل متعین کر دی ہے اور اگر ہم اس سے عملی میدان میں پیچھے رہ جائیں گے تو نہ صرف عذاب کے مستحق ہوں گے بلکہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار رہیں گے

(ماخوذ)

ضرورت ہے

زرعی زمین جس میں ٹیوب ویل نصب ہے کے لئے ایک محنتی تجربہ کار مینجر کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت تجربہ دی جاوے گی۔
خواہش مند حضرات خود آ کر ملیں۔ (مرزا انور احمد ربوہ)

کتاب
اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم کیپٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت پتہ صاف لکھیں۔ محمود احمد قمر ایڈووکیٹ امین آباد لائل پور

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ تحریک چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نیکی سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

سناڈمٹن پن کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے

دعاؤں کی بنیاد محبّت پر ہے انسان کو محبت کے تحت خدا سے مانگنا چاہیئے

اصل مدعا یہ ہو کہ خدا مل جائے اس کے علاوہ جو کچھ ملتا ہے وہ اسی کا فضل ہوتا ہے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ دعا کے ایک نہایت اہم طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ رمضان کے ذکر میں فرماتا ہے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔ میرے بندے اگر میرے بارے میں سوال کریں تو انہیں کہو کہ میں تو بالکل قریب ہوں۔ اس میں یہ حکمت بیان کی گئی ہے کہ انسان کو اپنی زندگی کی بنیاد محبت پر رکھنی چاہیئے۔ اور دعاؤں کی بنیاد بھی محبت پر ہے دعا انسان اس لئے نہ مانگے کہ مجھے یہ چیز مل جائے یا وہ چیز مل جائے بلکہ اس لئے مانگے کہ اگر خدا تعالےٰ سے نہ مانگوں تو اور کس سے مانگوں۔ نیتوں سے کاموں کے انجام میں بھی بڑا فرق پڑ جاتا ہے بسا اوقات انسان ایک چیز اس لئے مانگتا ہے کہ تعلق پیدا ہو جائے ماں باپ سے بچہ بسا اوقات اسی غرض سے سوال کرتا ہے۔ تو اس لئے کہ اس کا دل چاہتا ہے کہ ماں باپ سے مانگوں اور ان سے جھگڑوں ورنہ اس چیز کی اسے ضرورت نہیں ہوتی۔ اس وقت اتنی خواہش اس بچہ کو اس چیز کی نہیں ہوتی جو مانگ رہا ہوتا ہے جتنی ماں کی گود میں بیٹھنے یا باپ سے پیار کرانے کی ہوتی ہے تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو اس کی غرض خدا کو پانا ہو نہ کہ کوئی اور چیز حاصل کرنا۔ پس جو سوال کرے اور کچھ مانگے اس کی حرص پر بنیاد نہ ہو بلکہ محبت پر ہو وہ سمجھے اگر فلاں چیز نہیں ملتی تو نہ ملے خدا سے باتیں تو ہو جائیں گی میں اس قسم کی ایک مثال سناتا ہوں جس سے محبت کا ثبوت ملتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا وقت جب قریب آیا اور آپ نے بعض رؤیا کی بنا پر معلوم کر لیا کہ میری وفات قریب ہے تو آپ نے ایک مجلس میں فرمایا میں چاہتا ہوں مجھ پر کسی کا حق نہ رہے اس لئے اگر کسی کو مجھ سے کوئی ایسی تکلیف پہنچی ہو جو ناجائز ہو تو آج مجھ سے اس کا بدلہ لے لے تا قیامت کے دن مجھ پر اس کا حق نہ رہے صحابہ نے مختلف کیفیات قلبی کے ماتحت اس بات کو مختلف رنگ میں سمجھا اور فائدہ اٹھایا کسی نے تو اس سے یہ سمجھا کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب ہے کسی نے سمجھا کہ کیا اعلےٰ بات فرمائی ہے کسی نے سمجھا کیا اعلےٰ سبق دیا ہے۔ دوسروں کے حقوق ادا کرنے کا غرض ہر ایک نے اپنے اپنے رنگ میں فائدہ اٹھایا کہ اسی دوران میں ایک صحابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ایک دفعہ مجھے آپ سے تکلیف پہنچی تھی میں اس کا بدلہ لینا چاہتا ہوں یہ سن کر صحابہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا انہوں نے خیال کیا ہوگا کہ اس نے کیسی بیہودہ بات کہی ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کس قدر گستاخی کی ہے کئی تو بس پیچ و تاب کھاتے ہوں گے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا بتاؤ کیا بات ہے اس نے کہا یا رسول اللہ ایک دفعہ آپ جنگ کے موقعہ پر صف بندی فرما رہے تھے تو آپ کی کہنی میری پیٹھ پر لگی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو تم بھی مار لو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اس وقت میرا بدن ننگا تھا مگر آپ کے جسم پر کپڑا ہے آپ نے کپڑا اٹھا دیا اور کہا لو اب مار لو۔ یہ دیکھ کر اس صحابی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مطہر کو بوسہ دیتے ہوئے کہا میں نے سمجھا تھا حضور کی وفات قریب ہے۔ پھر اس مبارک جسم کو دیکھنے کا موقع نہ ملے گا اس لئے ایک دفعہ تو اسے چوم لوں۔

دیکھو اس صحابی کا بظاہر یہ مانگنا تھا اور اپنا حق مانگنا تھا۔ مگر اس کی اصل غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو دیکھنا اور بوسہ دینا تھی۔ تو بسا اوقات انسان ایک چیز مانگتا ہے مگر اس کی اصل غرض قرب اور محبت حاصل کرنا ہوتی ہے میں نے دیکھا ہے باہر سے دوست آتے ہیں اور کہتے ہیں بہت ضروری کام ہے جس کے لئے ملنا چاہتے ہیں۔ جب ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہی کام تھا کہ آپ کو ملنا چاہتے تھے۔ تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے اذا سالک عبادی عنی فانی قریب جس وقت میرے بندے میری بابت سوال کریں یہ سوال نہیں کہ یہ ملے اور وہ ملے بلکہ ان کا مقصد یہ ہو کہ خدا ملے باقی جو کچھ ملے وہ سب زائد ہے تو ان سے کہو میں ان کے قریب ہوں فبسا اوقات نتیجہ کے لئے آتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جتنی تڑپ ہو کہ خدا کہاں ہے اتنا ہی خدا نزدیک ہوتا ہے تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے میرا حاصل کرنا مانگنے پر منحصر ہے مجھے پکارو تو میں آ جاؤں گا میں تو خود اس کا منتظر ہوں کہ آواز دو تو میں آؤں۔" (الفضل ۱۹ اپریل ۱۹۳۶ء)

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید!

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

آئندہ کے لئے ۳۰ نومبر ۱۹۷۰ء ۱۳۴۹ ہش مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے:-

۱۔ مرزا عبد الحق صاحب	۱۲۔ شیخ محمد احمد صاحب مظہر
۲۔ مرزا مبارک احمد صاحب	۱۳۔ مولوی دوست محمد صاحب
۳۔ مولوی ابو العطاء صاحب	۱۴۔ مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری
۴۔ قاضی محمد نذیر صاحب	۱۵۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے
۵۔ ملک سیف الرحمٰن صاحب	۱۶۔ ملک مبارک احمد صاحب
	۱۷۔ مولوی امام الدین صاحب
۶۔ شیخ مبارک احمد صاحب	۱۸۔ میاں عبد السمیع صاحب نون
۷۔ سید میر داؤد احمد صاحب	۱۹۔ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر
۸۔ مرزا طاہر احمد صاحب	۲۰۔ قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے
۹۔ مولوی محمد صدیق صاحب	۲۱۔ سید میر محمود احمد صاحب
۱۰۔ مولوی غلام باری صاحب	۲۲۔ مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب
۱۱۔ شیخ بشیر احمد صاحب	۲۳۔ پروفیسر سلطان محمود صاحب شاہد

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے۔

(۱) چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب (۲) ڈاکٹر محمد عبد السلام صاحب لندن (۳) چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ

اس مجلس کے صدر مرزا عبد الحق صاحب نائب صدر شیخ محمد احمد صاحب مظہر شیخ بشیر احمد صاحب سید میر داؤد احمد صاحب اور سیکرٹری ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ ہوں گے اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کے لئے میرے پاس سفارش کرے

(دستخط) مرزا ناصر احمد
(مہر) خلیفۃ المسیح الثالث

ضرورت

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔
خواہشمند اصحاب اپنی درخواست مع ضروری کوائف اور کم از کم تنخواہ مطلوبہ مندرجہ ذیل پتہ پر ۱۰ دسمبر تک بھجوا دیں
(۱) شارٹ ہینڈ اور ٹائپ کے لئے استاد (۲) لیکچرار برائے بک کیپنگ، اکاؤنٹنسی، پیپرز آف کامرس اکنامکس اور کمرشل جیوگرافی۔ (۳) کالج کے بورڈنگ ہاؤس کے لئے ایک باورچی جسے علاوہ خوراک کے ۵۰ روپے ماہوار دیا جائے گا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں براستہ بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ)

سانگھڑ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم سمیع اللہ صاحب
ایجنٹ روزنامہ الفضل
سانگھڑ سے طلب کریں (مینجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴